سوال

غیب 03

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سوائے خدا کے آنحضرت ﷺ کے لیے یا کسی اور نبی یا ولی وغیرہ کے لیے علم غیب اور ہر جگہ حاضر ناظر ہونا ثابت ہے یا نہیں اور درصورت نہ ہونے کے جو شخص سوا خدا کے نبی یا ولی وغیرہ کے لیے علم غیب اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا ثابت کرے، از روئے قرآن و حدیث کے اس پر کیا حکم ہوگا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ما کی مخصوص ہے ساتھ اللہ تعالیٰ کے، سوائے اس کے اور کسی میں خواہ نبی ہوں یا ولی یہ وصف حاصل نہیں اور جو اعتقاد ان چیزوں کا ساتھ غیر خدا تعالیٰ کے رکھے، وہ مشرک ہے، حق تعالیٰ سورہ انعام میں فرماتا ہے۔ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو، یعنی اس کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی، نہیں جانتا ان کو مگر وہی

محمد کردری فتاویٰ بزازیہ میں فرماتے ہیں من[1] قال ارواح المشائخ حاضرة تعلم یکفر الدین شرح عقائد نسفی میں فرماتے ہیں، فبالجملة[2] العلم بالغیب امر تفرد بہ اللہ سبحانہ لا سبیل الیہ للعباد ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں اعلم[3] ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما علمھم اللہ احیانا وذکر الحنفیة تصریح

طرح علامہ بیری نے حاشیہ شرح اشباہ والنظائر میں تصریح کی ہے۔ حررہ ابو الطیب محمد شمس الحق عفی عنہ

1295ھ

---

[1] کہ مشائخ کی ارواح حاضر ہیں، سب کچھ جانتے ہیں، وہ کافر ہے۔

[2] مختصر علم غیب خدا تعالیٰ کا خاصہ ہے، بندوں کی وہاں تک رسائی نہیں ہے۔

[3] غیب چیزوں میں سے صرف اتنا ہی جانتے تھے، جتنا اللہ تعالیٰ ان کو معلوم کرا دیتے تھے علماء احناف نے اس آدمی کو صاف طور پر کافر کہا ہے جو یہ اعتقاد رکھے کہ نبی ﷺ غیب جانتے تھے کیونکہ یہ عقیدہ آیت قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ الآیة کے برخلاف ہے۔

فتاویٰ نذیریہ

جلد 01